انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱/

یوم - شنبہ

۲۶ شعبان ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ | ۲ احسان ۱۳۳۰ہش ۲ جون ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۲۸

حقیقی حفاظت اور ترقی خدا تعالے کے ہاتھ میں ہے

خطبہ جمعہ فرمودہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب باتقابہ

لاہور یکم جون وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے آج مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ حقیقی حفاظت اور ترقی خدا تعالے کے ہاتھ میں ہے۔ ظاہری سامانوں اور اتحاد سے کام ضرور نکلتے ہیں۔ لیکن مومن ان تدبیروں اور کام ہیں سامانوں سے اس لئے فائدہ اٹھاتا ہے۔ کہ خود خدا تعالے نے ان سے استفادہ کا حکم دیا ہے۔ ورنہ حقیقت یہی ہے کہ ہر مشکل کا حل اور ہر ترقی کا منبع اللہ تعالے کی ذات ہی ہے۔ موجودہ حالات کے پیش نظر ہمیں رمضان شریف کے فیوض و برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے آپ کو اس طور پر خدا تعالے میں محو کر دینا چاہیئے۔ کہ وہ ہماری پشت پناہ بن جائے

خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا۔

آنے والے رمضان کے مبارک ایام میں ظاہری جدو جہد اور مساعی کے ساتھ ساتھ اگر ہم اپنے اندر یہ نیک تبدیلی پیدا کر لیں۔ تو پھر رمضان کا مہینہ ختم ہونے سے پہلے ہی ہم میں سے ہر شخص علی قدر مراتب دنیا کے حالات میں جماعتی امور میں اور خود اپنے نفس میں خدائی نشان ظاہر ہوتے دیکھ لے گا۔ اور اپنے اندر ایسی سکینت اور طمانیت محسوس کرے گا کہ گویا وہ خدا تعالے کی گود میں بیٹھا ہوا ہے۔

جماعتی لحاظ سے بعض مشکلات اور ابتلاؤں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے خدا تعالے پر توکل کرنے اور اس کی طرف رجوع کرنے کی تلقین کی نیز فرمایا کہ توکل سے یہ مراد نہیں ہے کہ انسان ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھا رہے۔ مومن کی ایک بڑی صفت یہ ہے کہ وہ چست ہوتا ہے۔ اپنی مساعی میں اور اسباب و علل سے فائدہ اٹھانے میں سستی سے کام نہیں لیتا۔ لیکن وہ اپنی جملہ مساعی اور کوششوں کے نتائج کو خدا تعالے پر چھوڑتے ہوئے اس کی رضا پر شاکر رہنے میں ہی خوشی محسوس کرتا ہے۔ خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر معاملہ میں تدبیر اور کوشش کو آخری حد تک اختیار کیا۔ ظاہری سامانوں سے بھی فائدہ اٹھایا۔ لیکن بھروسہ خدا پر ہی رکھا۔ چنانچہ ہر حال میں الٰہی نصرت آپ کے شامل حال رہی۔ ہماری ساری کوششیں اور تدبیریں بھی اسی وقت کارگر ثابت ہو سکتی ہیں کہ ہم کلی طور پر اللہ تعالے کے آستانہ پر گر جائیں۔ اور رمضان کے فیوض و برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ اگر رمضان کی قیمتی گھڑیوں سے ہم نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ تو پھر اس سے زیادہ افسوس کی بات اور کوئی نہیں ہو سکتی۔

خطبہ کے آخر میں چوہدری صاحب موصوف نے ان لوگوں [illegible]

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱ جون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی طبیعت ابھی ویسی ہی ہے بخار اور کمزوری کی شکایت ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالے کو خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

امام مسجد احمدیہ لنڈن چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے حسب ذیل اطلاع الفضل کے نام ارسال کی ہے۔

لنڈن یکم جون بذریعہ تار۔ نائیجیریا میں احمدیہ مشنوں کے انچارج مبلغ جناب مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی بحری جہاز کے ذریعہ لیگوس روانہ ہو گئے۔ احباب جماعت اپنے مجاہد بھائی کے بخیریت پہنچنے اور اپنے مشن میں کامگار ہونے کے متعلق دعا فرمائیں۔

برطانیہ نے ایک ٹینک بردار جہاز خلیج فارس میں بھیجدیا —— تنازعہ تیل کے سلامتی کونسل تک لیجانے کی امید

لنڈن یکم جون۔ خبر ملی ہے کہ برطانیہ نے بحیرہ روم سے اپنا ایک ٹینک بردار جہاز مصر کی بندرگاہ سے خلیج فارس میں بھیجدیا ہے۔ یہ کروزر ایک ہزار ٹن کا ہے۔ اور بغیر بندرگاہ کے کنارے تک جاکر ٹینک اور فوجی گاڑیاں اتار سکتا ہے۔ برطانیہ کے بحری محکمے کے اعلان کے مطابق فی الحال یہ کروزر ایران سے مناسب فاصلے پر ٹھہرے گا۔ طہران یکم جون آج امریکی سفیر مقیم طہران نے ایرانی وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق کو صدر ٹرومین کا ایک ذاتی پیغام پہنچایا۔ اور بعد میں برطانی سفیر سر فرانسس شیفرڈ سے بھی ملاقات کی

— لیک سکسس خبر ملی ہے کہ ایران کے تیل کا جھگڑا جلد ہی سلامتی کونسل کے روبرو پیش ہو گا۔ امریکی اور برطانی مندوب اس بات پر غور میں مصروف ہیں کہ وہ سلامتی کونسل میں کیا رویہ اختیار کریں۔

— خبر آئی ہے کہ ہیگ کی بین الاقوامی عدالت انصاف نے کمپنی کی ثالثی کی درخواست پر غور کرنا ملتوی کر دیا ہے

— لنڈن کویت جو اس وقت دنیا میں چھٹے درجہ پر تیل پیدا کرتا ہے نے اپنی تیل کی پیداوار میں پچھلے دنوں ۲۵ فیصدی اضافہ کر لیا ہے۔

حکومت پنجاب نے ۲۰ کروڑ کی معاشرتی بہبود کی سکیموں کو آخری شکل دیدی

لاہور یکم جون۔ حکومت پنجاب نے صوبے کی معاشرتی بہبود کی سکیموں کو آخری شکل دے دی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان سکیموں پر کل ۲۰ کروڑ روپے خرچ ہوں گے جس کا مطالبہ پرسوں وزیر اعلے پنجاب کراچی میں وزرائے اعلے کی کانفرنس میں کریں گے۔ جو مرکز کی طرف سے صوبوں کی معاشرتی بہبود کے لئے منظور کردہ رقوم کی تقسیم پر غور کرنے کے لئے منعقد ہو گی۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ مرکز سے ۴۰ فیصدی تک امداد ملے گی۔ باقی کے لئے اس وقت حکومت پنجاب قرضے جاری کرنے پر غور کر رہی ہے۔ اس ۲۰ کروڑ میں سے ۱۱ کروڑ دس لاکھ روپیہ تعلیمی سکیموں پر خرچ ہو گا۔ جو تین سال کے اندر پایہ تکمیل کو پہنچ جائیں گی۔ اس سے دو اقامتی یونیورسٹیاں ایک انجینیرنگ کالج۔ ۱۲۰۰ نئے ابتدائی سکول کھولے جائیں گے۔ ۱۰۰ ثانوی مدارس ہائی کر دیئے جائیں گے۔ صحت کی مختلف سکیموں پر ۸ کروڑ ۷۰ لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ ان سکیموں میں ۲۰۰ دیہاتی شفا خانے ۵ بڑے ہسپتال۔ ۱۷۶ زچگی کے مراکز ۹ تپدق کے شفا خانے۔ اور ۹ تپ دق کے ہسپتال کھولے جائینگے اس کے علاوہ ۴۰ لاکھ روپے انسداد سیلاب اور ۲۰ لاکھ روپے مزدوروں کی بہبود پر خرچ کئے جائینگے

"شیخ عبد اللہ کی بڑ"

سرینگر یکم جون۔ آج یہاں شیخ عبد اللہ نے سلامتی کونسل کی نام نہاد آئین ساز اسمبلی سے متعلقہ حکم امتناعی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اپنے مجوزہ پروگرام کو چھوڑنے پر مجبور نہیں کر سکتی اور ہم کسی غیر کو اپنے امور میں دخیل نہیں ہونے دیں گے۔ یاد رہے کہ کونسل کی اس ہدایت کو ابھی صرف دو روز ہی گزرے ہیں۔

بغداد الجدید یکم جون۔ حکومت بہاولپور نے فیصلہ کیا ہے کہ ریاست کی ہر تحصیل میں ایک ایک نمونے کا زراعتی فارم قائم کیا جائے۔

مختصر اور اہم

— لاہور یکم جون۔ پاکستان کے وزیر خارجہ عزت مآب چوہدری محمد ظفر اللہ خان آج پاکستان ایکسپرس پر دارالحکومت پاکستان تشریف لے گئے۔

— ٹوکیو یکم جون کوریا میں ۳۸ ویں درجہ عرض بلد کے ۶ میل شمال میں کمیونسٹوں نے نئے مورچے بنا لئے ہیں۔ آج اتحادیوں کے گشتی دستوں کو بہت سے مقامات پر پیچھے ہٹنا پڑا۔

— ڈھاکہ یکم جون آج وزیر اعلے مشرقی بنگال نے اس امر کا انکشاف کیا کہ جلد ہی امداد باہمی کے تحت دو پٹ سن کی پکی گانٹھیں باندھنے والی مشینیں لگائی جائیں گی۔

— نئی دہلی۔ یکم جون ہندوستانی پارلیمنٹ کے ارکان نے وزیر خزانہ کے اس مشورے کی حمایت کی ہے۔ کہ ہندوستانی سکے کی قیمت کے فیصلہ پر نظر ثانی کی جائے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے - ایل - ایل - بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

مودودی پارٹی مسلک اہلحدیث کی دشمن ہے!

اہلحدیثوں کے اخبار "الاعتصام" میں شائع شدہ ایک مکتوب

از مکرم مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری

اخبار "الاعتصام" گوجرانوالہ کی تازہ اشاعت میں ایک اہلحدیث بھائی عبدالعزیز صاحب رحیم یار خان کا ایک مکتوب "بلا تبصرہ" شائع ہوا ہے۔ مکتوب نویسندہ اہلحدیث ہوتے ہوئے جناب مودودی صاحب کی "اسلامی جماعت" میں شامل ہو گئے تھے۔ اسلامی جماعت والوں نے انہیں اہلحدیثوں کے جلسہ میں شامل ہونے سے روکنا چاہا۔ بات بڑھ گئی۔ صاحب مکتوب لکھتے ہیں کہ

(الف) "بہت سی بحث وتمحیص ہوئی۔ اور میں نے امیر حلقہ کو یہ کہا کہ جب ایک جماعت کتاب وسنت کی اشاعت کا دعوے رکھتی ہے۔ وہ ایسی جماعت کی تبلیغی مجالس سے کیونکر روکنے کی مجاز ہے۔ جن میں محض کتاب وسنت اور تبلیغ اخلاق سلف ہی ہو پھر مسلک اہلحدیث کی ترویج واشاعت ہر اہلحدیث پر لازم ہے اور ہر صاحب مسلک اپنے مسلک کی اشاعت کا حق رکھتا ہے۔ اس کے اس فطری حق کو تلف کر دینا دیانت اور انصاف کے حلقوم پر چھری رکھنے کے مترادف ہے۔"

(ب) "اس گفتگو میں مجھے امیر حلقہ نے یہ بھی فرمایا کہ تم اہلحدیث ہوتے ہوئے جبکہ جماعت میں داخل ہو چکے ہو۔ اب جماعت میں داخل ہونے کے بعد تم اپنے مسلک کی تبلیغ کرنے کے مجاز نہیں۔ اور نہ ہی تم کسی بھی اختلافی مسئلہ میں بحث کر سکتے ہو۔ جماعت میں داخل ہونے کے بعد کسی بھی صاحب بدعت کو بدعت سے اور کسی صاحب منکر کو امر منکر سے بھی نہ روکو۔ سب کے سامنے صرف اللہ تعالیٰ کی حاکمیت ہی کی دعوت دو۔ اس طرح سے خود بخود اصلاح ہو جائے گی۔ جواباً میں نے کہا کہ اگر ہم اپنے مسلک کی ترویج واشاعت سے رک جائیں تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم صرف تا زندگی خود تو اہلحدیث رہ سکتے ہیں۔ لیکن کسی کو اپنے مسلک کی دعوت بھی نہیں دے سکتے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس طور سے جماعت اسلامی کی یہ کوشش ہو کہ

"مسلک اہلحدیث کو بیخ وبن سے اکھاڑ دیا جائے"

(الاعتصام ۲۵ مئی ۱۹۵۱ء)

ان دو اقتباسات کو پڑھنے سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ مودودی صاحب کی جماعت کس طرح سے دوسرے اسلامی فرقوں کو بیخ وبن سے اکھاڑنا چاہتی ہے۔ وہ کہتے تو یہ ہیں کہ ہم کوئی فرقہ نہیں۔ مگر دراصل بدترین فرقہ بندی ان میں پائی جاتی ہے۔ اول تو شرعاً غیر مامور کو علیحدہ جماعت بنانے کا حق ہی نہیں۔ دوسرے اگر عام جمعیتوں کی طرح کوئی جمعیت بغرض اصلاح قائم کی جا رہی ہے۔ تو اسے یہ کہاں سے حق حاصل ہے کہ اپنے آپ کو "اسلامی جماعت" کہے اور باقی تمام مسلمانوں کو غیر اسلامی فرقے قرار دے؟ اور پھر اتنا ظلم کہ اہلحدیثوں کو اپنے مسلک کی تبلیغ تک کی اجازت نہ ہو انہیں اپنے جلسوں میں شرکت تک سے روکا جائے۔ یہ طریقے تو کھلے طور پر فاشزم کے طریقے ہیں بہت سے اہلحدیثوں نے اپنی تنظیم کے فقدان کے باعث "اسلامی جماعت" میں شمولیت اختیار کر لی تھی۔ مگر انہیں آہستہ آہستہ معلوم ہو رہا ہے کہ دراصل مودودی پارٹی تو مسلک اہلحدیث کو بیخ وبن سے اکھاڑنے پر کمر بستہ ہے۔ کیا زعماء "اہلحدیث" اس "خطرہ" کو بھی محسوس نہیں کرتے۔ اور انہیں اپنے "مسلک" کی حفاظت کی ضرورت کا ابھی احساس نہیں؟

انہدام مسجد سمندری کے متعلق جماعت احمدیہ جڑانوالہ کا غم وغصہ

جماعت احمدیہ جڑانوالہ کے ایک غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۵/۱۸/۵۱ میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق آراء منظور ہوئیں

(۱) لائلپور اور سمندری میں احرار نے احمدیوں پر پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی سکیم کے ماتحت حملے کر کے اور سمندری کی احمدیہ مسجد کو آگ لگا کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ اگر حکومت نے ایسے امن شکن اور اشتعال انگیز عنصر کو دبانے کے لئے فوری اور مؤثر قدم نہ اٹھایا تو فرقہ وارانہ فسادات کی آگ کو سارے ملک میں پھیلا کر پاکستان میں بدامنی پیدا کر دیں گے۔ لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے مؤثر کارروائی کی درخواست کرتا ہے

(۲) یہ اجلاس صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر وسپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر لائلپور اور سب انسپکٹر صاحب پولیس سمندری کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ کہ انہوں نے نہایت مستعدی سے سمندری کے احمدیوں کی بروقت امداد کر کے مزید نقصان سے بچا لیا۔ سیکرٹری امور عامہ انجمن احمدیہ جڑانوالہ

ضروری اعلان برائے ملاقات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بغیر پہلے سے منظوری حاصل کرنے کے کوئی ملاقات نہیں ہو سکتی۔ حضور نے فرمایا ہے کہ ایک شخص جو ایک ماہ سے بخار میں مبتلا ہے۔ سلسلہ کا کام بھی اس حالت میں ہی اسے کرنا پڑتا ہے۔ وہ ملاقاتیں کس طرح کر سکتا ہے۔ یہ ظلم ہی نہیں قتل کے مترادف ہے۔ مگر جماعت اس سے گریز نہیں کرتی

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

احرار کا افترا

ایک ہزار روپیہ انعام اگر ان کا دعویٰ درست ثابت ہو

احرار کے یوم تشکر کے موقعہ پر احسان احمد شجاع آبادی نے ایک تقریر کی ہے اور وہ روزنامہ زمیندار مورخہ ۲۸ مئی میں شائع ہوئی ہے۔ انہیں شجاع آبادی صاحب نے بیان کیا ہے کہ باؤنڈری کمیشن کے سامنے جو میمورنڈم احمدیہ جماعت کی طرف سے پیش ہوا ہے اس میں ایئر کموڈور جنجوعہ اور برگیڈیر لطیف کے نام بھی شامل ہیں میں بحیثیت جماعت کے ذمہ وار رکن کے اعلان کرتا ہوں کہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ نہ ایئر کموڈور جنجوعہ اور نہ برگیڈیر لطیف احمدی ہی تھے۔ اور نہ کبھی احمدی جماعت میں شامل ہونے کی انہوں نے درخواست کی

ہوائی جہاز کے محکمہ میں کوئی احمدی جنجوعہ ہمارے علم میں ہی نہیں ہے۔ باؤنڈری کمیشن میں دو احمدی جنجوعہ کا نام ہے اور وہ دونوں پیادہ فوج میں تھے نہ کہ ہوائی فوج کے محکمہ میں۔ اور دونوں کیپٹن تھے اور اب تک زیادہ سے زیادہ میجر ہو سکتے تھے۔ اور ایئر کموڈور برگیڈیر کے عہدہ کا ہوتا ہے۔ پیادہ فوج کے افسر کو ہوائی جہاز کا افسر قرار دینا احراری علماء کے ہی شایان شان ہے۔

لطیف نام کے دو افسروں کا ذکر میمورنڈم میں ہے۔ ایک ان میں سے اس وقت میجر تھے۔ ہمارے علم میں وہ اس وقت ریٹائر ہو چکے ہیں۔ لیکن اگر وہ فوج میں ہوتے بھی تو زیادہ سے زیادہ لفٹنٹ کرنل ہوتے۔ برگیڈیر ہو ہی نہ سکتے۔ جو لطیف صاحب گرفتار ہوئے ہیں وہ ہندوستان کے رہنے والے ہیں۔ اور کبھی احمدی نہیں ہوئے۔ جو ان دونوں افسروں کو احمدی کہتا ہے۔ ہم اسے کہتے ہیں۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ وہ مجرم ہیں یا نہیں اس کا فیصلہ عدالت کرے گی۔ ہم اس بارہ میں کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے۔ اور اس قسم کی رائے ظاہر کرنے کو مجرم سمجھتے ہیں

(ناظر امور عامہ ربوہ)

تعارف

ہمیں یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی ہے کہ مشہور ناشران کتب میسرز حاجی کریم بخش شاہ ولی ناشران کتب ۱۲۳ انارکلی لاہور مشاہیر پاک پنجاب کا ایک شاندار باتصویر تذکرہ بنام "تعارف" مرتب کر رہے ہیں۔

یہ کتاب آزاد پنجاب کی قومی زبان (اردو) میں پہلی قومی تاریخ National History ہو گی۔ جس کی ترتیب وتالیف کا کام باقاعدہ شروع ہو چکا ہے۔ فرم مذکور کے نمائندے معززین کے حالات زندگی اور دیگر متعلقہ مواد کی فراہمی کے سلسلے میں پنجاب کے ہر ضلع اور تحصیل میں پہنچ رہے ہیں۔ برطانوی حکومت کے زمانہ میں انگریزی زبان میں ایک کتاب Who's Who شائع ہوتی تھی۔ اس میں حالات زندگی شائع کرانے کا بہت کافی معاوضہ ادا کرنا پڑتا تھا۔ اور اس طرح مذکورہ کتاب صرف "سرمایہ دار طبقہ" تک محدود تھی۔ لیکن ناشران مذکور نے "تعارف" میں شمولیت کا معاوضہ اس قدر قلیل رکھا ہے۔ جو معمولی سے معمولی آدمی کے لئے قابل برداشت ہے۔

یہ بہت بڑا کام ہے لیکن کارکنان فرم نے تمام روشن اور تاریک پہلوؤں پر اچھی طرح غور وخوض کرنے کے بعد یہ کار عظیم انجام دینے کا اعلان کیا ہے "تعارف" کی اشاعت پر بے دریغ روپیہ صرف کیا جا رہا ہے۔ تزئین تدوین نظم ونسق ان ہاتھوں میں ہے۔ جنہیں نشر واشاعت کے ہر شعبہ پر پورا عبور حاصل ہے:

"الفضل" کے قارئین کرام سے ہماری درخواست ہے کہ "تعارف" کی اشاعت کے سلسلہ میں ناشران موصوف سے ہر ممکن تعاون فرمائیں۔ نمائندگان "تعارف" کی حوصلہ افزائی کرنا اور اپنے حلقہ اثر اور دائرہ احباب سے انہیں متعارف کرا دینا فرم مذکور کی سب سے بڑی امداد ثابت ہو گی۔

ایسے معززین جن کی خدمت میں اتفاق سے کوئی نمائندہ نہ پہنچ سکے۔ تو براہ راست فرم مذکورہ بالا سے تفصیلات طلب فرمائیں۔

روزنامہ "الفضل" لاہور
مورخہ ۲ رجون ۱۹۵۱ء

لَامَھدِی اِلَّا عِیسٰی (حدیث)

مودودی صاحب نے "ترجمان القرآن" اشاعت مارچ اپریل مئی ۱۹۵۱ء کے صفحات ۱۶۳-۱۶۴ پر سوالات کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے:۔

"(۱) ظہور مہدی اور نزول مسیح کے بارے میں کثرت سے جو احادیث مروی ہیں۔ ان سب کو جمع کرنے سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ امام مہدی کا ظہور اور مسیح ابن مریم علیہ السلام کا نزول دونوں ایک ہی زمانے میں ہوں گے۔ (۲) یہ الگ شخصیتیں ہوں گی (۳) مسلمانوں کے امیر و امام مہدی علیہ السلام ہی ہوں گے (۴) مسیح ابن مریم علیہ السلام اس وقت ایک مستقل صاحب شریعت نبی کی حیثیت سے نہ ہوں گے بلکہ شریعت محمدی کے متبع ہوں گے۔ اور مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز ادا کریں گے۔"

"سوالات کے آغاز میں جن کا جواب مندرجہ بالا دیا گیا ہے۔ "اعتراضات۔ بلا ادنیٰ تحقیق" کا عنوان دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب جو ہم سمجھے ہیں شاید یہ ہے۔ کہ آپ کو خیال ہے۔ کہ جواب یا اس کا کوئی حصہ ممکن ہے تحقیق کرنے پر درست ثابت نہ ہو۔ اگرچہ ہماری دانست میں ایک ایسے عالم کے لئے جو ایک جماعت کا امیر ہو۔ مسائل دینی پر بلا تحقیق قلم اٹھانا کچھ اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ تاہم آپ کی اتنی احتیاط بھی قابل تعریف ہے۔ کیونکہ اس سے کم از کم بظاہر یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ جواب لکھنے والے کی نیت تلاش حق ہے۔ اور اگر ان کو کوئی بات جو ان کے زیر نظر نہیں۔ بتائی جائے تو وہ تسلیم کر لیں گے یا کم از کم اس پر غور فرما کر اظہار رائے ضرور کریں گے۔ بشرطیکہ فرصت اور مصلحت اجازت دے۔

اس ضمن میں پہلی بات جو ہم عرض کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ بخاری شریف کی مندرجہ ذیل حدیث بھی اس مسئلہ کے حل کرنے کے لئے زیر غور لانا ضروری ہے

کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم
حکماً عدلاً یکسر الصلیب و یقتل
الخنزیر و امامکم منکم۔

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جب وہ نزول فرمائیں گے۔ مندرجہ ذیل باتیں بیان کی گئی ہیں۔ (۱) فیکم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ مخاطبین یعنی مسلمانوں میں نزول فرمائیں گے۔ ان لوگوں میں نہیں جو آجکل عیسائی کہلاتے ہیں۔ (۲) آپ مسلمانوں کے حکم اور عدل ہو کر آئیں گے یعنی ان کا فیصلہ آخری فیصلہ ہوگا جس کی اطاعت کی جائے گی۔ اور سراپا عدل ہوں گے۔ (۳) آپ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے۔ یعنی موجودہ عیسائیت کا استیصال فرمائیں گے۔ (۴) اور آپ امام ہوں گے اور منکم یعنی مخاطبین ہی میں سے ہوں گے۔ جس سے مسلمہ طور پر یہاں مسلمان مراد ہیں۔

دوسری حدیث جو "ابن ماجہ" کی ہے۔ اور جو صحاح ستہ میں شامل ہے۔ اور جس کو اس ضمن میں زیر غور لانا ضروری ہے یہ ہے۔

لامھدی الاعیسیٰ بن مریم

مودودی صاحب یہ تسلیم فرماتے ہیں۔ کہ امام مہدی کا ظہور اور مسیح ابن مریم علیہ السلام کا نزول دونوں ایک ہی زمانے میں ہوں گے۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ بخاری شریف کی حدیث کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی مسلمانوں کے امام ہوں گے۔ اور یہ تو مسلمہ ہے کہ امام مہدی علیہ السلام بھی مسلمانوں کے امیر اور امام ہوں گے۔ تو کیا ان تینوں باتوں پر غور کرنے سے یہ نتیجہ نکالنا کہ دراصل یہ ایک ہی شخصیت کے متعلق پیشگوئی ہے۔ اور ابن ماجہ کی حدیث صحیح ہے غلط ہے۔ خاص کر جبکہ مہدی ایک صفاتی نام ہے جیسا خلفاء الراشدین المہدیین میں ہے۔ اگر ابن ماجہ کی حدیث نہ بھی ہوتی۔ تو پھر بھی یہ نتیجہ نکالنا ممکن تھا۔ مگر اس حدیث کی موجودگی میں تو یہ نتیجہ اغلب معلوم ہوتا ہے۔

یہاں ایک بات یہ بھی غور طلب ہے۔ کہ امام مہدی اور ابن مریم علیہ السلام کی آمد کے متعلق حدیثیں پیشگوئیوں پر ہی محمول کی جائیں گی، اور پیشگوئیوں میں کچھ نہ کچھ اخفا ضرور ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہم ابن ماجہ کی حدیث کو کیوں نہ بنیادی سمجھیں۔ اور باقی احادیث کی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی علیہ السلام کے متعلق ہیں تطبیق اس بنیادی حدیث سے کریں۔ اس امر میں کیا چیز مانع ہے۔ اس سے کئی ایک فائدے بھی ہیں۔ اول یہ کہ ابن ماجہ کی حدیث قائم رہتی ہے۔ دوسرے یہ اعتراض کہ دو کامل اماموں کی ایک وقت میں کیا ضرورت ہے دور ہو جاتا ہے۔ تیسرے بخاری شریف میں جو آیا ہے۔ کہ ابن مریم امامکم منکم ہوگا۔ منکم کی بھی کوئی دور از قیاس تاویل کرنا نہیں پڑے گی۔

اس کے برخلاف اگر یہ اعتراض ہو۔ کہ احادیث میں جو جو باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کے متعلق الگ الگ آئی ہیں بلکہ ایسی ہیں۔ کہ ایک ہو دوسرے کی فوقیت ظاہر کرتی ہیں۔ اگر واحد شخصیت مانی جائے تو ان کی کیا توضیح ہوگی۔ تو اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ ان کی توضیح نہایت آسان ہے۔ مثلاً احادیث میں یہ آیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز ادا کریں گے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ امام موعود مسلمانوں کے لئے وہی کام کریں گے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے لئے کیا۔ جس طرح موسوی مسیح علیہ السلام نے موسوی شریعت کی تجدید و احیاء کی۔ اسی طرح محمدی مسیح شریعت محمدیہ کی تجدید و احیاء فرمائیں گے۔ چنانچہ یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام شریعت محمدیہ کے متبع ہوں گے۔ نہ کہ موسوی شریعت کے۔ اور نہ آپ کوئی اپنی نئی شریعت ہی لائیں گے۔ ورنہ کون کس کے پیچھے نماز پڑھے گا اہم نہیں۔

غرض ہے کہ ایسی تمام احادیث کی توضیح جو دونوں اماموں کی مختلف شخصیتوں کی طرف بظاہر اشارہ کرتی ہیں۔ مندرجہ بالا مثال کے مطابق ابن ماجہ والی حدیث۔ لا مھدی الا عیسیٰ بن مریم کے مطابق کی جا سکتی ہے۔ لیکن ابن ماجہ کی حدیث کی توضیح دوسری حدیثوں کے مطابق اگر ان کے لفظی معنے لئے جائیں۔ تو نہیں ہو سکتی۔ دوسرے لفظوں میں اگر ابن ماجہ کی حدیث کو بنیادی مانا جائے۔ تو چونکہ پیشگوئیوں میں استعارہ وغیرہ اور اخفا ہوتا ہے۔ باقی تمام احادیث کی توضیح اس کے مطابق ممکن ہے۔ مگر بصورت دیگر ابن ماجہ والی حدیث کو غلط ماننا پڑے گا۔ اور وہ کون ہے جو آج یہ دعویٰ کر سکتا ہے۔ کہ میں اس حدیث کو اس طرح غلط ثابت کر سکتا ہوں۔ جس طرح دو اور دو کو چار ثابت کیا جا سکتا ہے۔

بالفرض اگر اس حدیث کو غلط ہی مان لیا جائے۔ تو پھر بھی باقی احادیث کا کم از کم بعض تفاصیل میں باہم تطابق محال ہی نہیں۔ بلکہ ناممکنات کی سرحد سے جا ملتا ہے۔ اور اس طرح بھی تمام مشکل حل نہیں ہو سکتی۔ ہم اس کی مثالیں پھر کبھی عرض کریں گے۔ اس وقت ہم صرف اتنا عرض کریں گے۔ کہ اس حدیث کو نظر انداز کر کے باقی احادیث کی باہم تطبیق کرنے کے لئے بھی کم از کم ہمیں اسی قسم کی تاویلات اور توضیحات سے کام لینا پڑے گا۔ جو ابن ماجہ والی حدیث کو صحیح ماننے کی صورت میں لینا پڑتا ہے۔

دوسری اہم بات جو ہم اس ضمن میں عرض کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ مودودی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ بعد نزول "حضرت مسیح علیہ السلام مستقل صاحب شریعت نبی کی حیثیت سے نہیں ہوں گے۔ بلکہ شریعت محمدی کے متبع ہوں گے" گویا آپ کے اعتقاد کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی ایک ایسا نبی ہوگا۔ جو گو مستقل صاحب شریعت نبی کی حیثیت سے تو نہیں ہوگا۔ بلکہ شریعت محمدی کا متبع ہوگا۔ مگر ہوگا نبی ہی۔ اب بعینہ ایسی ہی نبوت کا دعویٰ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود مہدی مسعود علیہ السلام کا ہے۔ سوال ہے کہ جب ایسی نبوت کا حامل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد امت محمدیہ میں موجود ہونے سے خواہ وہ آسمان سے ہی اترا ہو۔ ختم نبوت کی مہر کو نہیں توڑتا تو کیا وجہ ہے کہ ایسی ہی نبوت کے دعوے کرنے والے کسی دوسرے کو ختم نبوت کی مہر کا توڑنے والا قرار دیا جائے۔ سوال یہ نہیں کہ نبوت کب ملی۔ سوال تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد کسی نبی کے اس دنیا میں بقید حیات موجود ہونے کا ہے۔

اگر ایک پہلا نبی کہ جو نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ سے نہیں ملی۔ شریعت محمدیہ کا متبع ہو کر بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ سکتا ہے۔ تو ایک ایسا نبی جو کو غیر تشریعی نبوت آنحضرت کے امتی ہونے کی وجہ سے ملنے کا دعویٰ ہو۔ کیوں شریعت محمدیہ کا متبع ہو کر نہیں آ سکتا۔ (باقی)

طلباء جامعہ احمدیہ کے علمی و ورزشی مقابلے

جامعہ احمدیہ کے تمام طلباء کو آئندہ تعلیمی سال کے لئے دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ تا طلباء میں مقابلہ اور مسابقت کی روح پیدا ہو۔ اور وہ زیادہ سے زیادہ علمی ترقی میں حصہ لے سکیں۔ ہر حصہ کی تعلیمی و تربیتی نگرانی تین تین اساتذہ کے سپرد ہے۔ جو طلباء کی تقریر و تحریر کی مشق اور ورزشی مقابلوں کے ذمہ وار ہیں۔ آدھے طلباء "بزم علم و عرفان" میں شامل ہیں۔ اور دوسرے نصف طالب علم "بزم حسن بیاں" کے اراکین ہیں۔

گذشتہ جمعرات کو جامعہ احمدیہ کی طرف سے نہر پر ایک شاندار ٹرپ منایا گیا۔ جس میں علاوہ دیگر مشاغل کے علمی اور ورزشی مقابلے بھی ہوئے۔ دس بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک غوطہ زنی۔ تیرنا اور پانی میں مخالف سمت تیرنے کے مقابلے ہوتے رہے۔ اس کے بعد دوپہر کا کھانا کھایا گیا نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد "بزم حسن بیاں" اور "بزم علم و عرفان" کے درمیان ایک دلچسپ مناظرہ ہوا۔ مناظرہ میں حزب اول کے گروپ لیڈر محمد بشیر شاد اور حزب ثانی کے گروپ لیڈر سید عبد الحی صاحب کاشمیری تھے۔ موضوع مناظرہ یہ تھا کہ "تقریر زیادہ انقلاب انگیز ہے یا تحریر؟" "بزم حسن بیاں" کے آٹھ مقررین نے تقریر کے حق میں اور "بزم علم و عرفان" کے آٹھ مقررین نے تحریر کے حق میں تقاریر کیں۔ [illegible] مقابلہ کے [illegible] مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ [illegible] صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر اور سید منیر احمد صاحب باہری مولوی فاضل بطور جج مقرر تھے۔ جج صاحبان کے متفقہ فیصلہ کے مطابق "بزم حسن بیاں" نے حزب مخالف سے پچیس نمبروں کے فرق سے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ عصر کے بعد خالد اور [illegible] کے درمیان کبڈی کا میچ ہوا۔ خالد ٹیم مقابل کی ٹیم سے انیس نمبروں کی زیادتی سے جیت گئی۔ فٹ بال کے مقابلہ میں [illegible] دوسری ٹیم ایک گول پر جیت گئی۔ (سیکرٹری اشاعت [illegible])

واشنگٹن — امریکہ کا معروف وصدر مقام

امریکہ کے نازک مسائل اور مذہبی رجحانات

(از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم-اے مبلغ اسلام مقیم واشنگٹن)

(۱)

جنگ کوریا کے آغاز سے لیکر ابتک چند ماہ کے عرصہ میں شہر واشنگٹن کا عالم بلند رہج مگر انتہائی سرعت کے ساتھ بدل گیا ہے۔ اور تیزی کے ساتھ بدلتا جا رہا ہے۔ یہ شہر جو باوجود امریکہ کا دارالحکومت ہونے کے اس ملک کے بہت سے شہروں سے چھوٹا اور اپنے ماحول کے لحاظ سے نسبتاً کم ہیجان پرور رہا ہے۔ اب ایک مضطرب بے چین اور بے سکون مقام بن رہا ہے۔ جہاں پر ایک آنے والی مہیب اور تباہ کن عالمگیر جنگ کا خوف بھی مسلط ہے۔ مگر اس کے ساتھ اس کے مقابلے کا عزم اور اس کے لئے تیاری کی سرگرمی بھی ہے۔ واشنگٹن کو دشمن کی طاقت کا ہول بھی ہے۔ مگر اپنے ذرائع اور فوجی قوت پر اعتماد بھی۔ اس دارالحکومت کی موجودہ حالت امریکہ کی تمام پبلک کے ان ملے جلے متضاد جذبات و تاثرات کی آئینہ دار ہے۔ ہوٹلوں میں قہوہ خانوں میں۔ حکومت کے دفتروں میں ایک لگاتار مسلسل۔ غیر مختتم گہما گہمی سی ہے۔ جو آج سے ایک سال قبل دیکھنے میں نہ آتی تھی۔ اگر ایک طرف کارخانے دار ٹھیکے لینے کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں ہوائی جہازوں۔ ٹرینوں۔ اور موٹر کاروں اور بسوں کے ذریعہ روزانہ ہی آتے جاتے ہیں۔ تو دوسری طرف مختلف کمپنیوں کے ڈائرکٹر حکومت کے نئے قوانین کی تشریح و توضیح چاہنے کے لئے یا اپنی کمپنی کے لئے کوئی سہولت چاہنے کے لئے بھی ہر روز حکومتی دفاتر کو مصروف رکھتے ہیں۔ واشنگٹن کے بڑے بڑے ہوٹلوں کے سامنے دن کے بعض اوقات میں اقامت حاصل کرنے کے متمنی مہمانوں کی لمبی قطاریں نظر آتی ہیں۔

(۲)

حکومتی دفاتر کی تمام سرگرمیوں کا اصل مرکز "ایگزیکٹو آفس بلڈنگ" سمجھنا چاہیئے۔ امریکہ کے چیف موبلائزر مسٹر چارلس ولسن کا دفتر یہاں پر ہے۔ اس دفتر کا کام یہ ہے۔ کہ وہ امریکہ کی نفری طاقت۔ ذخائر۔ کارخانوں کی تیاری کے سامان کی قابلیت اور ذرائع پیداوار کا جائزہ لے۔ اور ان کو اس طرح سے تقسیم کرے۔ کہ وہ غیر ضروری اور ثانوی امور پر صرف ہونے سے پہلے حسب اہمیت حصہ رسدی طور پر زیادہ اہم اور ضروری چیزوں کے لئے مہیا ہو سکیں۔ تاکہ جہاں ایک طرف جنگ کے لئے متوازن اور مناسب تیاری ہوتی جائے وہاں ملک میں ناقابل برداشت معاشی بحران بھی پیدا نہ ہو۔ اس دفتر کے ماتحت چیزوں کی قیمتوں کے کنٹرول کی ذمہ واری بھی ہے۔ اس کام کی اہمیت و وسعت سے اس محکمہ کی مصروفیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ قیمتوں کے کنٹرول کے دفاتر ایک عمارت میں جو جنگ کے دوران میں عارضی استعمال کے لئے تعمیر کی گئی تھی، قائم کئے گئے ہیں۔ مگر افسروں اور کارکنوں کا جم غفیر بلاشبہ ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ کی پنج گوشہ عمارت میں جو Pentagon کے نام سے موسوم ہے۔ نظر آتا ہے۔ امریکن اس عجیب شکل والی عمارت کو دنیا کی سب سے بڑی آفس بلڈنگ کہتے ہیں۔ اس عمارت کے اکثر دفاتر رات کو بھی کھلے رہتے ہیں۔ اور ان کی روشنیاں کثیر التعداد کھڑکیوں میں سے ایک دو میل کے فاصلے سے بھی نظر آتی رہتی ہیں۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران میں اسی بلڈنگ میں کام کرنے والوں کی تعداد ستائیس ہزار سے متجاوز تھی۔ مگر جنگ کے بعد یہ تعداد خاصی کم ہو گئی تھی۔ مگر اب جبکہ ایک نئی اور ہولناک جنگ کا طوفان افق میں منڈلا رہا ہے اس بلڈنگ میں ۲۹ ہزار سے زائد کارکنوں کی بھرتی یہاں کی سرگرمیوں کا پتہ دیتی ہے۔ Pentagon کے باہر دفتر کھلنے سے چند منٹ قبل مختلف اطراف سے آنے والی سڑکوں پر میلوں میل پھیلا ہوا موٹر کاروں کا ایک سیلاب سا نظر آتا ہے۔ اور جلد ہی بلڈنگ سے ملحقہ وسیع میدان جس میں ایک وقت میں چھ ہزار موٹر کاریں سما سکتی ہیں۔ بھر جاتا ہے۔ سارا دن موٹر کاروں کے اس عظیم سمندر میں نسبتاً ایک سکون سا رہتا ہے۔ مگر دفتر کے بند ہوتے ہی اس وسیع میدان میں ایک جان سی آ جاتی ہے۔ جہاں سے بھری ہوئی موٹر کاریں نکل کر پھر کئی میلوں تک ارد گرد کی سڑکوں کو ڈھانپ لیتی ہیں۔ یہ گہما گہمی صرف اس بلڈنگ تک ہی محدود نہیں۔ گزشتہ دس ماہ میں واشنگٹن میں حکومت کوئی پچاس ہزار نئے کلرک اور افسر بھرتی کر چکی ہے۔ اور ابھی مزید بھرتی جاری ہے۔

(۳)

امریکی حکومت کے لئے اس وقت سب سے مشکل مسئلہ غالباً امریکہ کی نفری طاقت کا جائزہ اور اسکی متناسب و متوازن تقسیم کا ہے۔ ان کو ایک تو یہ اندازہ کرنا ہے۔ کہ موجودہ حالات میں انہیں فوجی اور صنعتی ضروریات کے لئے کس قدر نفری طاقت کی ضرورت ہو گی۔ اس کے بعد اس طاقت کے حصول کے لئے اپنے ملک کی آبادی کا صحیح طور پر سروے کرنا اور پھر اس طاقت کی تقسیم کی تدابیر کو بروئے کار لانا ان کا سب سے اہم کام ہے۔ امریکہ جولائی کے مہینے تک ملٹری میں ہی پینتیس لاکھ آدمی بھرتی کرنے کا پروگرام رکھتا ہے۔ مگر جہاں فوجی طاقت بڑھیگی۔ وہاں ان کو صحیح طور پر مسلح رکھنے کے لئے ہوائی جہازوں، ٹینکوں، مشین گنوں اور دیگر سامان اسلحہ بنانے والے کارخانوں میں بھی مزید مزدوروں کی ضرورت ہو گی، پھر اسی نسبت سے عام پبلک کی ضرورت کی چیزوں اور زراعتی پیداوار کے لئے بھی کام کرنے والوں کی مانگ بڑھے گی۔ مگر چونکہ بعض انڈسٹریز میں عمدہ تنخواہ کی کشش دوسری انڈسٹریز کے لئے کارکنوں کے حصول کا مسئلہ پیچیدہ تر بنا سکتی ہے۔ اس لئے حکومت ان معاملات کو سلجھانے کے لئے ابھی سے احتیاطی تدابیر کو نافذ کر رہی ہے۔ مثلاً غیر ضروری اشیاء پر ٹیکس بڑھائے جا رہے ہیں۔ تاکہ ان کی مانگ میں کمی آ جائے۔ اور وہاں سے فارغ ہونے والے کاریگر دوسری طرف کام کر سکیں۔ قیمتوں پر کنٹرول نافذ ہو رہے ہیں۔ تانبے۔ لوہے۔ ربڑ۔ المونیم وغیرہ کے غیر فوجی استعمال پر معتدبہ حد تک کڑی پابندیاں لگا دی گئی ہیں۔ مگر حکومت کو سب سے بڑا دھڑکا یہ ہے۔ کہ ایسے ہنگامی قوانین غیر معین عرصے کے لئے نافذ کرنا ملک کے معاشی نظام میں خطرناک رخنے پیدا کرنے کا موجب ہو سکتا ہے، ادھر نہ یہ اندازہ ہے۔ کہ آئندہ جنگ اگر شروع ہو گی۔ تو کب اور نہ یہ کہ پھر کس قدر مدت تک جاری رہے گی۔ ان حالات میں صرف ایسا پروگرام ہی ملک کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ جو ایک لمبے عرصہ کے لئے قابل عمل ہو سکے۔ اور پھر ملک کی صنعتی پیداوار کو بھی زیادہ نقصان نہ پہنچے۔ امریکن حکومت کو اس وقت ڈر یہ ہے۔ کہ کیا انہیں اس قدر مہلت بھی ملیگی یا نہیں۔ کہ جس میں وہ اپنی منصوبہ بندیوں کو صحیح طور پر بروئے کار لا سکیں۔

(۴)

اس امید و بیم کے عالم میں ہیبت خیز تباہی کا احساس سنت قدیمہ کے مطابق پھر لوگوں میں خداتعالیٰ کی طرف توجہ کو بڑھا رہا ہے۔ امریکن پبلک میں مذہبی رجحان نمایاں طور پر ترقی کرتا محسوس ہوتا ہے۔ اور رسالوں اور اخبارات میں متعدد مضامین خداتعالیٰ کی ہستی اور دعا کی اہمیت کی بحث پر مشتمل نظر آتے ہیں۔ ابھی اگلے روز ہی صدر جمہوریہ مسٹر ٹرومین نے بہت درد کے ساتھ پبلک سے اپیل کی۔ کہ موجودہ حالات اتنے نازک ہیں۔ کہ اب سیاسی پارٹی بازی میں وقت اور طاقتوں کا ضیاع پرلے درجہ کی نادانی اور خودکشی کے مترادف ہے۔ پریذیڈنٹ ٹرومین نے کہا۔ کہ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اپنے گھروں میں جا کر خداتعالےٰ کے حضور گھٹنے ٹیک دیں۔ اور اس سے مدد کی التجا کریں۔ مسٹر ٹرومین کی یہ اپیل لوگوں کے عام جذبات کی آئینہ دار ہے۔ خدا کرے۔ کہ یہ رجحان بجائے تاریکی میں بے راہ روی پر ہاتھ پاؤں مارنے کے اس بات کا موجب ہو۔ کہ یہ لوگ خداتعالےٰ کی ہستی کی صحیح طور پر پہچان کر سکیں۔ اور اس زندہ اور حی و قیوم اور تمام نقائص سے پاک خدا پر ایمان لا سکیں۔ جسے صرف اسلام پیش کرتا ہے۔ اور خدائے قدوس کی منشاء کے مطابق اس کے نازل کردہ دین اسلام کو قبول کر سکیں۔ تاکہ نہ صرف اس ملک کو روحانی اور دنیوی امن نصیب ہو۔ بلکہ ساری دنیا میں ہمیشہ کے لئے صلح اور سلامتی کا دور دورہ ہو جائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

تحریک چندہ برائے تعمیر چاردیواری بہشتی مقبرہ قادیان

بہشتی مقبرہ قادیان کی پختہ چاردیواری کی تعمیر کے لئے ابتدائی انتظامات زیر تیاری ہیں۔ اور عنقریب اسکی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ حضرت اقدس امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے ساتھ اس بابرکت تحریک میں جملہ جماعتہائے احمدیہ کو شامل ہونے کی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ نظارت ہذا کی تحریک پر جماعتہائے ہندوستان کے علاوہ اس میں پاکستان اور دیگر بیرونی ممالک کی متعدد جماعتوں نے حصہ لیا ہے۔ مگر موصول شدہ وعدوں اور نقد ادائیگیوں کی فہرست کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی جماعتوں کا ایک کافی حصہ ایسا ہے۔ جن کی طرف سے وعدوں اور وصولیوں کی کوئی اطلاع نظارت ہذا میں موصول نہیں ہوئی۔

موجودہ مرکز قادیان کی اس اہم تاریخی تحریک کے مدنظر دنیا کا کوئی احمدی فرد اس تحریک میں شامل ہونے کے ثواب سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ لہذا اس یاددہانی کے ذریعہ سے جماعتوں کے جملہ افراد اور عہدہ داران کو بالعموم اور سیکرٹریان مال کو بالخصوص توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے ہر فرد کو اس تحریک سے پوری طرح آگاہ کریں۔ اور نہ صرف جلد از جلد وعدوں کی تکمیل کر کے نظارت میں اطلاع بھجوا دیں۔ بلکہ ہر ممکن کوشش کریں۔ کہ زیادہ سے زیادہ نقد وصول ہو جائے۔ تا کمی فنڈ کی وجہ سے تعمیر چاردیواری کے کام میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

(ناظر بیت المال قادیان)

اطاعت یا آزادی

از نصیر الدین احمد صاحب مولوی فاضل بی۔ایس۔سی جامعۃ المبشرین ربوہ

(۳)

اطاعت اور دنیاوی کاروباری نظام

اطاعت اور اتباع کی اہمیت اس امر سے بھی واضح ہے کہ دنیا میں جس قدر تنظیم اور کاروبار نظر آتا ہے۔ اگر اس میں سے اطاعت کو الگ کر دیا جائے تو یہ کسی عمارت کی بنیاد ہٹا دینے کے عین مترادف ہوگا۔

ہمیں حکومتوں کے ہر شعبہ اور ہر ادارہ میں ان کی فوجوں کے نظم اور ضبط میں اور دیگر کاروبار میں اطاعت بطور بنیاد کے کام کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ہر شعبہ کے لئے ایک ہیڈ کی اور ہر نظام کے لئے ایک نگران اعلیٰ کی ضرورت ہوتی ہے جس کی پوری اتباع اور فرمانبرداری پر دیگر تمام انتظامی اصولوں کی بنیاد ہوتی ہے۔

اطاعت اور عبادات

بظاہر وہ امور جن کو ہم "حقوق اللہ" کہتے ہیں مکمل آزادی سے سرانجام دیئے جانے کا تقاضا کرتے ہیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ہر مذہب نے دینی عبادات میں بہت سی پابندیاں عائد کی ہوئی ہیں۔ اور اسلامی عبادات میں تو وہ تمام امور جو دنیاوی کاروبار کے لئے لازمی اور لابدی قرار دیئے جاتے ہیں بوجہ اتم پائے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ "حقوق اللہ" در اصل ہمارے نفسوں کے حقوق کا ہی دوسرا نام ہے۔ ہماری وہ استعدادیں جو ہر میدان میں کامیابی کے لئے ضروری ہیں ان عبادات کے ذریعہ ہماری طبائع اور عادات میں راسخ کی جاتی ہیں اور دنیا کے دنیاوی کاروبار میں جس قدر ترتیب اور تنظیم نظر آتی ہے وہ ان ہی عبادات کی غیر شعوری مشق کا نتیجہ ہیں۔

روحانی نظام میں اول ہماری رہنمائی کے لئے ایک امام مقرر کیا جاتا ہے جس کی اتباع اور پیروی میں ہمیں ان امور کی ترغیب دی جاتی ہے

(۱) اعتقادات میں عمدگی اور سلجھاؤ پیدا کرنا
(۲) اپنے امیروں کی پوری اطاعت اور فرمانبرداری کرنا۔
(۳) یکسوئی اور یکجہتی اختیار کرنا۔
(۴) ترتیب، تناسب اور تنظیم کا پورا پورا خیال رکھنا۔
(۵) اوقات کی پابندی۔ دوام اور باقاعدگی
(۶) اپنے متعلقات کی پاکیزگی اور صفائی کا پورا اہتمام کرنا۔
(۷) طوعی اور اختیاری امور کے ذریعہ بغیر کسی انتظامی دباؤ کے ازخود ترقیات حاصل کرنا۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ دنیاوی کاروبار میں بھی یہی باتیں اصول اور بنیادی حیثیت رکھتی ہیں اور اسلامی عبادات میں سے ایک نماز میں ہی یہ تمام باتیں کامل طور پر ملتی پائی جاتی ہیں۔ مندرجہ بالا امور میں سے چونکہ اس مضمون کے ساتھ دوسری باتوں کا تعلق نہیں ہے اس لئے صرف دو کے متعلق ہی غور کیا جائے گا۔ نماز کے ذریعہ ہمیں کیونکر ان کی تلقین و ترغیب ہوتی ہے۔ اور ہمیں ان کے بارے میں نماز کے ذریعہ وہ کون سے اسباق ملتے ہیں جو ہمیں دنیاوی نظام میں کام آتے ہیں۔

اول۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں ایک طرف ملٹری ٹریننگ میں سپاہیوں کی ہر حرکت کمانڈر کے اشاروں کے ساتھ ساتھ ہوتی ہے۔ اور خواہ وہ ان کو ہلاکت کے گڑھے میں لے جائے سپاہیوں کو اس کے اشارہ کے مطابق بڑھنا پڑتا ہے وہاں دوسری طرف دفتری کاروبار میں کام کرنے والے اپنے افسر سے ایک دفعہ ہدایات لے لیتے ہیں جن کے متعلق پھر وہ اپنی مرضی سے جس رفتار سے چاہیں کام کرتے ہیں اور جلدی کام ختم کرنیوالے جلدی ترقی حاصل کر لیتے ہیں۔

اسی طرح نماز کے ایک حصہ میں نماز پڑھنے والوں کو امام کے اشاروں کے ساتھ اور اس کی حرکات کے مطابق اس کے ارکان ادا کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن دوسرے حصہ میں ہر ایک اپنی مرضی کے مطابق اس کے ارکان ادا کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن دوسرے حصے میں ایک اپنی مرضی کے مطابق جلدی یا آہستہ نماز پڑھتا ہے۔ اور نمازوں کے اوقات کے علاوہ نوافل کے ذریعہ جس قدر جلدی چاہتا ہے۔ روحانیت کے بلند مقامات حاصل کرتا ہے

دوم :۔ دنیاوی کاروبار میں ایک کام کرنیوالا مقررہ وقت اور فرض منصبی کے علاوہ کوئی کام کرتا ہے اور اس کے اس کام پر پسندیدگی اور خوشنودی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی کام کرنے والا مقررہ وقت کے علاوہ کسی اور وقت میں تو طوعی کام کرتا ہے لیکن ادھر معین اوقات میں بے قاعدگی کرتا ہے یا کم وقت لگاتا ہے تو یہ امر نہ صرف یہ کہ پسندیدہ نہیں بلکہ قابل گرفت سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح نماز کے مقررہ اوقات کی پوری پابندی کے بعد ہی نوافل کی ادائیگی پسندیدہ ہے

سوم۔ نماز باجماعت میں اگر امام کوئی غلطی کرے تو مقتدیوں کو سبحان اللہ کے الفاظ سے توجہ دلانے کی اجازت ہے جس سے اس اعتراف کا اظہار ہوتا ہے کہ ان کو ایسا افسر یا حاکم کبھی نہیں مل سکتا جس سے کوئی غلطی سرزد نہ ہو کیونکہ غلطی سے پاک تو صرف خدا تعالےٰ ہی کی ذات ہے۔

لیکن اگر وہ توجہ دلانے پر بھی غلطی پر قائم رہے تو مقتدیوں کو بھی اس کی اقتداء میں غلطی کرنے کا حکم ہے اور اس سے ہمیں یہ اصول ملتا ہے کہ ہم اپنے حاکم کو اس کی غلطی کی طرف توجہ تو دلا سکتے ہیں لیکن اس کے اس کے ازالہ کے لئے مجبور نہیں کر سکتے

چہارم۔ چوتھا سبق اس سے ہم کو یہ ملتا ہے کہ ہم جس کو ایک دفعہ اپنا امیر یا حاکم تسلیم کر لیں تو پھر یہ نہ دیکھیں کہ وہ کس معیار کا ہے۔ اور اس سے بشری تقاضوں کے ماتحت چند غلطیاں سرزد ہونے پر اس سے بشری تقاضوں کے ماتحت چند غلطیاں سرزد ہونے پر اس کے احکام کے خلاف چلنے کے درپے نہ ہو جائیں۔

پنجم۔ پانچواں سبق یہ ہے کہ جب امام کو اس کی غلطی کی طرف توجہ دلائی جائے اور اسے اس کا احساس ہو جائے تو فوراً اس کا ازالہ کرے۔ اور اس پر قائم نہ رہے۔ اور اس کے اعتراف میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کرے اور اس طرح اپنی بشری حیثیت کو نہ بھلائے۔ اسی لئے جہاں ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اگر تم پر ایک حبشی غلام یا چھوٹا سا بھی حاکم مقرر کر دیا جائے تو تم اس کی پوری اطاعت کرو۔ وہاں امیر کو اپنے ماتحتوں کے باہمی مشوروں کے مطابق انتظامی امور سرانجام دینے کا ارشاد ہے

ششم :۔ لیکن اگر امام کو اپنی رائے ان کے مقابل صائب نظر آتی ہے اور اسے اپنی غلطی کا احساس نہ ہو تو وہ اپنے اصولوں کے مطابق نظام چلاتا ہے جیسا کہ نماز میں بعض اوقات ایک مقتدی خود بھول جاتا ہے اور اپنی غلط فہمی کی بنا پر سبحان اللہ کہتا ہے جس سے دوسرے مقتدیوں کے دل میں بھی شک پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن امام کو پوری طرح یاد ہوتا ہے کہ فلاں فلاں ارکان ادا ہو چکے ہیں اور فلاں فلاں باقی ہیں۔ اس لئے وہ مقتدیوں کی طرف توجہ نہیں کرتا بلکہ اسی طرح نماز پڑھائے جاتا ہے۔

ہفتم :۔ اگر امام کو اپنی غلطی کا احساس نہ ہو لیکن عوام کی رائے کے مطابق عمل کرنے میں بھی کوئی قباحت نہ ہو بلکہ فائدہ کا پہلو غالب ہو تو عوام کی رائے کے مطابق عمل پیرا ہونا ہی بہتر ہے ورنہ صاحب امر کو اسے ایسا کرنے پر عوام مجبور نہیں کر سکتے اور اسی کا فیصلہ آخری فیصلہ ہے۔ لیکن اختیار کے باوجود عوام کی رائے کی قدر کرنے سے عوام کے دل میں اس کا احترام اور بھی بڑھ جائے گا۔

ہشتم :۔ ایک اسلامی حکومت کے لئے اس میں یہ سبق ہے کہ جب کثرت رائے سے ایک پارٹی کی حکومت تسلیم کر لی گئی ہو۔ تو حزب مخالف کا یہ سمجھتے ہوئے بھی کہ حکومت میں فلاں فلاں نقائص ہیں یہی فرض ہے کہ بجائے اس کے راستہ میں روک بننے کے اور اسے ناکام اور کمزور بنانے کے اپنے مشورہ اور دیگر مفید ذرائع سے اس کی مدد کرے۔ کیونکہ اسلامی آئین کے مطابق خاص آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے حکومت کو اس کے نقائص کی طرف توجہ دلانے کی قطعاً ممانعت نہیں بلکہ ایک مستحسن امر ہے۔

بغاوت — یعنی "مکمل آزادی" کا نعرہ

جب انسانی فطرت کے بیشمار تقاضوں کے روشن پہلو جمع کئے جاتے ہیں تو فطرت صحیحہ ترکیب پاتی ہے۔ لیکن یہاں چونکہ ان میں سے صرف دو تقاضوں کا ذکر ہے یعنی اطاعت اور آزادی لہٰذا ان دو کے لحاظ سے فطرت صحیحہ ان دونوں کے مناسب اجتماع سے ترکیب پاتی ہے۔ اگر اس فطرت صحیحہ سے "اطاعت" کو الگ کر دیا جائے تو محض "آزادی" یا بالفاظ دیگر "مکمل آزادی" باقی رہتی ہے اور اسی کا دوسرا نام "بغاوت" ہے۔ چنانچہ بغاوت کی طرف دعوت دینے کے لئے "مکمل آزادی" ہی کا نعرہ لگایا جاتا ہے۔ (باقی)

محکمہ بجالیات کی فوری توجہ کیلئے

مورخہ ۳۰ مئی بعد دوپہر زبردست آندھی آئی جس کی وجہ سے قصبہ دیپالپور ضلع منٹگمری میں ایک مکان کی چھت گر گئی جس میں دولہا دلہن اور ان کے براتی کل اٹھارہ کس نیچے دب گئے جن میں سے بارہ زخمی نکال لئے گئے اور چھ لاشیں نکلیں ہر ایک زخمی کی حالت نازک ہے فوت شدگان میں دولہا دلہن دو ان کے اقارب شامل ہیں۔ دیپالپور میں اس وجہ سے ہڑتال ہے اس امر کی ضرورت ہے کہ محکمہ بجالیات مکانات مرمت کا مناسب انتظام کرے

خاکسار شیخ عبد الحکیم سیکرٹری تبلیغ اوکاڑہ

درخواست دعا:۔ خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب آف ماڈل ٹاؤن نے آنکھوں کا اپریشن کرایا ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا کریں

شیخ محمود احمد رشید لاہور

احرار کی دھوکہ دہی کی ایک تازہ مثال

احمدیہ جماعت کی طرف جھوٹا اشتہار منسوب کیا گیا

(از مکرم ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب آف کورووال)

(۳)

اس کے بعد معترض نے ایک غلطی کے ازالہ سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ آپ نے اپنا نام محمدؐ بتایا۔ اور رسول بھی۔ پھر انبیائے سابقین کے ہیڈ تکمہ کے ماتحت نیچے چل کر حضور اقدس کا شعر آدمم نیز احمد مختار ۔ در برم جامہ ہمہ ابرار پیش کیا۔ اور اخبار الفضل سے چند اشعار پیش کئے۔ جن میں حضرت مسیح موعود کو بعثت ثانی میں محمدؐ قرار دیا گیا۔ یہ تمام چیزیں ایک ہی مسلک سے منسلک ہیں۔ اور یہ مسئلہ مسلمہ ہے۔ لیکن میں اس پر تھوڑی سی روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

ایسے تمام حوالہ جات کو پیش کرتے وقت معترض کو یاد ہونا چاہیئے۔ کہ احمدیہ جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتی ہے اور افضل الانبیاء بھی۔ پس جب خدا تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا تو بموجب آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ کے آنے والی قوم کو آپ کے صحابہ قرار دیا۔ اور اپنی بعثت ثانیہ کی بشارت دی ہم تناسخ کے قائل نہیں۔ کہ حضور انور کسی دوسرے شخص میں حلول کر کے آئے۔ پس جہاں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو محمدؐ قرار دیا گیا۔ وہ اس لئے کہ آپ حضورؐ کی بعثت ثانیہ ہیں۔ بعثت اولیٰ میں تکمیل دین ہوئی۔ اور بعثت ثانیہ تکمیل اشاعت دین۔ پس حضور کو یہ نام بطور ظل اور بروز کے عطا کئے گئے۔ اور یہی آپ نے ایک غلطی کے ازالہ میں بیان فرمایا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

گویا حضور نے بحیثیت بروز اور ظل کے فنافی الرسول کا مقام پایا۔ اور اس نام کے پانے کے مستحق ہوئے۔ چنانچہ حضور اسی رسالہ میں فرماتے ہیں۔

"میں نے انعکاسی اور ظلی طور پر محبت کے آئینہ سے وہی نام پایا۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

پھر فرمایا۔ "اور مصفیٰ غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ اس موہبت کے لئے محض بروز اور ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

آپ حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں۔

"آنحضرت صلعم کے نام کا میں مظہر اتم ہوں۔ یعنی ظلی طور پر محمدؐ اور احمد ہوں۔"

پس حضرت مسیح موعودؑ کو ظلی اور بروزی طور پر نام دیئے گئے۔ فنافی الرسول ایک ایسا مقام ہے۔ کہ جب کمال اتباع اور کمال تابعداری سے آپ نبی کریم کے وجود میں فنا ہو گئے۔ اور اپنی الگ حیثیت نہ رہی۔ تو فنافی الرسول ہو کر آپ نے یہ نام پایا۔ اور یہ فنافی الرسول کا مقام اور اس طرح نام پانا امت محمدیہ میں جاری و ساری ہے معترض کو وہاں اعتراض پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن اس جگہ محض مخالفت پیدا کرنے کے لئے اس اعتراض کو اٹھایا گیا ہے۔ تذکرۃ الاولیاء کا مطالعہ بتلاتا ہے۔ کہ بزرگان امت نے اس کو جائز رکھا۔ اور یہ تصوف میں ایک اعلیٰ مقام ہے۔

اس کے بعد معترض نے اکمل صاحب کے چند اشعار درج کئے ہیں۔ جن کی طرف توجہ کی ضرورت نہیں ہمارے عقائد کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے بیانات اور تحریرات اور خلفاء کی تشریحات پر ہے۔ جماعت احمدیہ کا کوئی شخص اور خود اکمل صاحب بھی اس مفہوم کے قائل نہیں۔ جو مخالفین اس سے استنباط کرتے ہیں۔ اکمل صاحب کی مختلف تحریرات جماعت میں شائع شدہ ہیں اور ان سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خادم یقین کرتے ہیں۔ خود اکمل صاحب نے پچھلے دنوں اخبار الفضل میں ایک بیان دیا۔ جس کے چند فقرات مندرجہ ذیل ہیں۔

"اللہ تعالیٰ علیم بذات الصدور کی قسم کھا کر اعلان کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو ابتداء سے قبول احمدیت سے حضرت سید المرسلین و خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام سمجھتا رہا اور مانتا رہا ہوں۔ اور کبھی میرے ذہن میں یہ بات نہیں آئی۔ نہ اب ہے اور نہ انشاء اللہ تادم واپسیں آئے گی۔ کہ حضور ختم رسل کے برابر یا اس سے بڑھ کر کوئی ہوا یا ہو سکتا ہے نہ میں حلول و تناسخ کا قائل ہوا ہوں واللہ علیٰ ما اقول شہید۔" (الفضل ۱۲ اپریل ۱۹۵۰ء)

پس حقیقت یہی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ کسی نبی کی توہین کی۔ اور نہ انبیاء کا نام لینے سے دیگر انبیاء کی توہین مطلوب تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی واضح اور روشن تحریرات موجود ہیں۔ جن سے روز روشن کی طرح حضرت مسیح موعودؑ کا ایمان آنحضرتؐ اور دیگر انبیاء کے بارہ میں واضح ہے۔ ضرورت ہے کہ آپ کی تحریرات کو انہیں کی روشنی میں دیکھا جائے۔ کہ یہی انصاف کا تقاضا ہے۔

پھر معترض نے حضرت مسیح موعودؑ کا ایک کشف اِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قَرِيبًا مِّنَ الْقَادِيَانِ تذکرہ صفحہ ۷۶ سے نقل کر کے اس کا ترجمہ یہ لکھا ہے۔ "ہم نے اس قرآن شریف کو قادیان کے قریب اتارا۔"

اس جگہ بھی وہی معاملہ نظر آتا ہے۔ اور صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ معترض نے جھوٹی قسم کھائی ہے۔ اور اس تذکرہ کے صفحہ کو نکال کر دیکھا تک نہیں۔ ورنہ وہ ہرگز یہ معنی نہ کرتا۔ "اس قرآن شریف کو" یہ ایک صریح دھوکہ دہی اور دیدہ دلیری ہے کہ وہ بات حضور کی طرف منسوب کی جائے۔ جو آپ نے فرمائی نہیں۔ تذکرہ صفحہ ۷۶ پر ہی اس عربی عبارت کے اندراج کے بعد اس کا ترجمہ ان الفاظ میں لکھا ہوا موجود ہے۔

"یعنی ہم نے ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پُر از معارف و حقائق کو قادیان کے قریب اتارا ہے۔" (تذکرہ صفحہ ۷۶)

گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ضمیر کو قرآن شریف کی طرف نہیں پھیرا۔ بلکہ ان نشانات اور عجائبات کی طرف جو حضور پر نازل ہوئے یہ ایک کشفی معاملہ ہے جس کے متعلق حضور نے فرمایا۔

"کشفی طور پر میں نے دیکھا۔ کہ میرے بھائی صاحب مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں۔ اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا۔ اِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قَرِيبًا مِّنَ الْقَادِيَانِ۔ تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا۔ کہ قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔" (تذکرہ صفحہ ۷۵ از ازالہ اوہام صفحہ ۷۶-۷۷)

پس ہم جانتے ہیں۔ کہ کشفاً آپ نے دیکھا۔ اور کشف ہمیشہ تعبیر طلب ہوتا ہے۔ حضرت امام اعظمؒ کے متعلق تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہوا ہے۔

"ایک رات آپ کو خواب آیا۔ اس میں دیکھا کہ آپ پیغمبر علیہ السلام کی ہڈیاں لحد سے نکال کر اکٹھی کر رہے ہیں۔ اور ان میں سے بعض کو چن رہے ہیں۔"

تو کشف ہمیشہ تعبیر طلب ہوتا ہے۔ اگر معترض صاحب اپنی قسم میں سچے ہوتے۔ اور انہوں نے تذکرہ صفحہ ۷۶ کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوتا۔ تو ان کو اس کشف کی تعبیر بھی خود نظر آ جاتی۔ جو تذکرہ صفحہ ۷۶ پر ازالہ اوہام صفحہ ۷۶ کے حاشیہ سے درج کی ہوئی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

"اس میں تعبیر مخفی ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے میرے پر کھول دیا۔ کہ ان کے نام سے یعنی مرزا غلام قادر صاحب ناقل اس کشف کی تعبیر کو بہت کچھ تعلق ہے۔ یعنی ان کے نام میں جو قادر کا لفظ آتا ہے۔ اس لفظ کو کشفی طور پر پیش کر کے یہ اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ یہ قادر مطلق کا کام ہے۔ اس سے کچھ تعجب نہیں کرنا چاہیئے کہ اس کے عجائبات قدرت اس طرح پر ہمیشہ ظہور پذیر فرما ہوتے ہیں۔ کہ وہ غریبوں اور فقیروں کو عزت بخشتا ہے۔ اور بڑے بڑے معززوں اور بلند مرتبہ لوگوں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔"

پس معترض کو حضرت مسیح موعودؑ کی اپنی بیان کردہ تفسیر کو مدنظر رکھنا چاہیئے تھا۔

اس کے بعد معترض نے حضرت مسیح موعود کا الہام "قرآن شریف خدا کی کلام اور میرے منہ کی باتیں" درج کیا ہے۔ اور اگرچہ اس نے حوالہ نہیں دیا۔ لیکن ہمیں مسلّم ہے۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ قرآن مجید کو اپنی منہ کی باتیں قرار نہیں دے رہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا ہی کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے صیغہ غائب میں کلام کرتے کرتے صیغہ متکلم میں کلام کرنے لگ گیا۔ اور یہ اسلوب بیان قرآن مجید میں بیسیوں جگہ موجود ہے۔ کہ صیغہ غائب سے حاضر یا متکلم کی طرف رجوع ہے۔ مثلاً سورۃ فاتحہ میں الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین تک صیغہ غائب ہے۔ اور پھر ایاک نعبد میں مخاطب شروع ہو گیا۔ اور اگر ایسا مراد نہ لیا جائے تو اعتراض ہو گا۔ کہ کلام اللہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے۔ کہ آپ نے فرمایا۔ ایاک نعبد ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

اس کے بعد معترض نے مندرجہ ذیل اشعار حضرت مسیح موعودؑ کے اس لئے درج کئے ہیں۔ تا وہ یہ ثابت کر سکے کہ حضور عالی نے اپنی اس وحی کو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ پر ہوئی۔ قرآن مجید کے برابر قرار دیا۔ اور اس طرح نعوذ باللہ آپ نے قرآن مجید کے مقابل پر اپنی وحی کو پیش کر کے قرآن مجید کی توہین کی وہ اشعار مندرجہ ذیل ہیں۔

آنچہ من بشنوم ز وحی خدا ❊ بخدا پاک دانمش از خطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم ❊ از خطاہا ہمیں است ایمانم
بخدا ہست ایں کلام مجید ❊ از دہان خدائے پاک وحید
آں یقینے کہ بود عیسےٰ را ❊ ہر کلامے کہ شد برو القاء
واں یقینے کلیم بر تورات ❊ واں یقیں ہائے سید السادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین ❊ ہر کہ گوید دروغ است لعین

مندرجہ بالا اشعار سے اگر کوئی نتیجہ نکلتا ہے۔ تو یہ

کہ حضور اپنی وحی کو خطا سے پاک خیال کرتے ہیں۔ اور جس طرح قرآن کریم کی وحی کے خطا سے منزہ ہونے پر ان کا ایمان ہے۔ ایسا ہی اس وحی کے منزہ عن الخطاء ہونے پر آپ کا ایمان ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا ہی کلام ہے۔ اور آپ کو یقین ہے۔ کہ یہ اسی خدا کا کلام ہے۔ جس نے اپنا کلام حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا تھا۔ اور میں اس کو یقینی اور قطعی جانتا ہوں۔ گویا آپ کو اپنی وحی کے منزہ عن الخطاء اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے پر ایسا ہی ایمان ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلعم اور انبیائے دیگر کی وحی کے منزہ عن الخطاء ہونے پر۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا عجب قسم کی دلیری ہے۔ کہ آپ نے اپنی وحی کو "وحی قرآنی" کے مساوی قرار دیا ہے۔ کیا یہ ایمان رکھنا کہ دو یا چار چیزیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ ان چیزوں کو درجہ میں برابر اور مساوی بنا دیتا ہے۔ سب لوگ اور خود معترض صاحب بھی یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسیٰؑ اور دیگر انبیاء کرام کی وحی منزہ عن الخطاء اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی۔ تو کیا یہ نتیجہ درست ہوگا۔ کہ ان کی وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کے برابر درجہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں۔ تو حضور نے بھی صرف وحی کے منجانب اللہ اور منزہ عن الخطاء ہونے کے متعلق فرمایا ہے نہ کہ وحی کے درجات کے بارہ میں۔ سب انبیاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کئے گئے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے تو یہ نتیجہ کس طرح نکالا جا سکتا ہے کہ وہ درجہ میں بھی برابر تھے۔ پس آپ مندرجہ بالا اشعار میں اپنی وحی کو منجانب اللہ اور منزہ عن الخطاء ہونے کے لحاظ سے بیان فرماتے ہیں نہ کہ درجہ کے لحاظ سے۔ اور قرآن مجید خود بیان فرماتا ہے۔

لا نفرق بین احد من رسلہ۔ کہ وحیوں کے لحاظ سے انبیاء میں تفریق نہ کرو۔ وہ سب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ ہاں درجات مختلف ضرور ہیں۔ اور درجہ اور مرتبہ کے لحاظ سے بعض کو بعض پر فضیلت ضرور ہے جیسا کہ فرمایا

تلک الرسل فضلنا بعضہم علیٰ بعض جس طرح نبی نبیوں سے افضل ہوتے ہیں اسی طرح ان کی وحی بھی مختلف درجات رکھتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل تحریر سے یہ مفہوم واضح ہو جاتا ہے۔

"وہ شاید کوئی بھول جائے۔ اس لئے بار بار کہا جاتا ہے کہ کلام الٰہی سے مراد وہی کلام ہے جو نبی کے لئے تازہ طور پر اترتا ہے۔ اور اپنی طبعی خاصیت سے ملہم اور اس کے ہم نشینوں پر ثابت کرتا ہے کہ وہ یقینی طور پر خدا کا کلام ہوں۔ اور ایسا ملہم طبعاً اس میں اور خدا کے کلمات میں جو پہلے نبیوں پر نازل ہوئے من حیث الوحی کچھ فرق نہیں سمجھتا۔ گو دوسری وجوہ سے کچھ فرق ہو۔" (نزول المسیح ص ۱۰۰)

یہ تحریر حضور کے مقصد و عقیدہ کو واضح کر رہی ہے کہ من حیث الوحی آپ کی وحی میں کچھ فرق نہیں۔ ہاں درجہ و مرتبہ کے لحاظ سے فرق ہو سکتا ہے۔ اور ہے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضور کا قرآن مجید کی وحی کے متعلق یہ ایمان ہے۔

(۱) "والقرآن مخصوص بالقطعیۃ التامۃ ولہ مرتبۃ فوق مرتبۃ کل کتاب وکل وحی" (تحفہ بغداد ص ۲۵)

یعنی قرآن مجید قطعیت تامہ کے ساتھ مخصوص ہے اور اس کا مرتبہ ہر ایک کتاب اور وحی سے بالاتر ہے

(۲) "میں اسی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ جیسا کہ اس نے ابراہیم سے مکالمہ و مخاطبہ کیا۔ اور پھر اسحٰق سے اور پھر اسمٰعیل سے اور یعقوب سے اور یوسف سے اور موسیٰ سے اور مسیح ابن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہم کلام ہوا کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اس نے مجھے بھی مکالمہ و مخاطبہ کا شرف بخشا" (تجلیات الٰہیہ ص ۲۴)

پس حضور کی وحی منزہ عن الخطاء اور منجانب اللہ ہے۔ اور اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی دوسری وحیوں سے فرق نہیں۔ مگر افضل ترین وحی وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل ہوئی۔ (باقی پھر)

مجالس انصار اللہ کے عہدہ داران کا تقرر

مندرجہ ذیل جماعتوں میں مجالس انصار اللہ کے عہدہ داران کا تقرر منظور کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت ان کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

(۵) مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ گجرات

زعیم:۔ بابو محمد یوسف صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر محلہ ...
سیکرٹری:۔ محمد رمضان صاحب پوسٹل پنشنر۔ گجرات

(۶) مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ مظفر گڑھ

زعیم انصار اللہ۔ میاں غلام احمد صاحب بستی قائم والا مظفر گڑھ

(۷) مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ جھنگ

مہتمم عمومی:۔ ماسٹر محمد رمضان صاحب لدھیانوی ٭

٭ سکنہ محلہ پھترانہ کو مہتمم مال کے علاوہ مہتمم عمومی کا کام بھی سپرد کیا گیا ہے

(۸) مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

مہتمم تبلیغ = ڈاکٹر محمد حسین صاحب
" مال = میاں عطاء محمد صاحب
" تعلیم و تربیت = ماسٹر قطب الدین صاحب
" عمومی = چوہدری عنایت الٰہی صاحب پوسٹ ماسٹر

(قائد انصار اللہ مرکزیہ شعبہ عمومی)

برطانوی کونسل کے تعلیمی نصاب کا تین پاکستانی مطالعہ کر رہے ہیں!

اس عہد کے معاشرے میں تعلیمی اقدار

لندن (ریڈیو رپورٹ) آشرج کالج میں "تعلیم کی رہنمائی کرنے والی اقدار" برطانوی کونسل کے نصاب کی جماعت میں تیرہ ملکوں کے اساتذہ اور ماہرین تعلیمات شریک ہیں۔ ان میں تین پاکستانی بھی شامل ہیں۔ ان میں ایک مسٹر عبد الحمید ہیں۔ وہ لارنس کالج گھوڑا گلی کے سینئر ہاؤس ماسٹر تھے۔ اور برطانیہ میں پبلک سکولوں کے نظام کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ پنجاب کی لاہور ڈویژن کے انسپکٹر آف سکولز مسٹر ایس جی خالق اور پنجاب کی انسپکٹرس آف سکولز مسز جے صدیقی بھی شامل ہیں۔ یہ دونوں برطانیہ کے نظام تعلیم کے مطالعہ کے لئے آئے ہوئے ہیں۔

اس نصاب کی رہنمائی مسٹر ایل ہچنسن کر رہے ہیں۔ جو جزیرہ وائٹ کے کونسلی تعلیمی افسر ہیں۔ اور نصاب کی تفاصیل وزارت تعلیم کے مشورے سے طے ہوئی ہیں۔

اس نصاب کا مقصد یہ ہے۔ کہ دنیا کے مختلف حصوں سے آنے والے ایسے لوگوں کے لئے مواقع فراہم کئے جائیں جن کا اس عہد کے معاشرے کی تعلیمی اقدار سے تعلق ہے۔ اس نصاب کے ذریعہ انہیں موقع دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اکٹھے رہیں۔ برطانیہ کے بڑے بڑے ماہرین تعلیمات سے ملاقات کریں۔ سکولوں کا معائنہ کریں اور بحث و مباحثہ میں مکمل تبادلہ خیالات سے فائدہ اٹھائیں۔

ایک تو موضوعات کے ایک وسیع دائرے پر لیکچر ہوں گے۔ جن میں بحث و تمحیص بھی شامل ہوگی جو مؤثر تعلیمی اقدار کے عملی نفاذ کے لئے معائنے کرائے جائیں گے۔ نصاب کی تعلیم لینے والے پرائمری ثانوی پبلک سکولوں اور تکنیکی کالجوں کا دورہ کریں گے۔ وہ برطانیہ کے میلے کے سلسلے میں منعقدہ ساؤتھ بنک نمائش بھی دیکھیں گے اور اس کے علاوہ کیمبرج اور آکسفورڈ کے کالجوں کا دورہ کریں گے۔ (ب۔و۔س)

درخواست دعا

عزیز عبد الرشید سابق دفتری اخبار الفضل ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلا آتا ہے۔ احباب عزیز مذکور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (خواجہ رحمت علی رتن باغ لاہور)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳۱ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

برطانیہ کا دفتر خارجہ اور مسئلہ تیل!

لنڈن یکم جون۔ طہران میں اینگلو ایرانی آئیل کمپنی کے نمائندہ اعلےٰ مسٹر رچرڈ سیڈن نے ایرانی وزیر خزانہ مسٹر محمد علی ورانشت سے ملاقات کے بعد جس میں وہ مبصر کی حیثیت سے شریک ہوئے تھے جو رپورٹ روانہ کی ہے۔ برطانوی دفتر خارجہ میں اس کا مطالعہ کیا جا رہا ہے۔

اس اثناء میں مذاکرات کے ذریعہ معاملہ کے طے ہو جانے کی جو خفیف سی امید پیدا ہو گئی تھی وہ اب تک بالکل ختم نہیں ہوئی ہے اگرچہ یہاں اس امر پہ زور دیا جا رہا ہے کہ اس قضیہ کے برطانیہ کی طرف سے ہیگ کی عدالت میں پیش کئے جانے سے پہلے مسٹر مارسین نے جو آخری نوٹ ایران روانہ کیا تھا۔ اس کے جواب کا اب تک انتظار ہو رہا ہے۔ (اسٹار)

پنجاب کے طول و عرض میں ٹڈیوں کا استیصال

لاہور یکم جون۔ محکمہ تعلقات عامہ پنجاب کی سرکاری اطلاع ہے کہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں ٹڈیوں کی روک تھام کے لئے پوری تن دہی سے انسدادی تدابیر پہ عمل ہو رہا ہے۔ میانوالی اور کیمل پور ایسے شدید متاثرہ اضلاع میں ٹڈی کے بچوں کو ہلاک کرنے کا کام مؤثر طور پہ کیا گیا ہے اور اب صورت حال پہ قابو پا لیا گیا ہے۔

ضلع گوجرانوالہ کی تحصیل حافظ آباد کے تین دیہات میں ٹڈی کے بچوں کا قریب قریب خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ مگر تحصیل گوجرانوالہ میں جہاں اب تک بانوے فیصدی بچے ہلاک کئے جا چکے ہیں۔

ڈیرہ غازیخاں کے منقامات یارو وڈ لہ چورٹہ اور کوٹ ہیبت میں ٹڈیوں کی تمام ہی پود کا قلع قمع کر دیا گیا ہے۔ تحصیل سنگرہ میں ٹڈیوں کے خاتمے کا کام تسلی بخش طور پہ ہو رہا ہے۔ اضلاع منٹگمری اور لائلپور سے سرخ ٹڈیوں کی آمد کی رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں۔

۱۹ مئی کو چک ۲۳ ڈی تحصیل پاکپتن ضلع منٹگمری میں ٹڈیوں کے ایک بھاری دل کے آنے کی اطلاع ملی تھی۔ ۲۵ مئی ۱۹۵۱ء سے ایک اور بڑا دل ضلع لائلپور کے چک ۱۹۶ آر۔ بی دیکھا جا رہا ہے۔

درخواست دعاء

لاہور یکم جون۔ ربوہ سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی اہلیہ محترمہ سخت بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب موصوفہ کو خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین

خاکسار ثاقب زیروی

ولندیزی فنی ماہرین کا عزم افغانستان

نیو یارک یکم جون۔ معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کے محکمہ فنی امداد کے ماہر مسٹر لوئی ڈیلوائی جو ہالینڈ کے باشندے ہیں عازم کابل ہو گئے ہیں۔ جہاں وہ تیل کے چشموں کی دریافت میں حکومت افغانستان کی امداد کریں گے۔ افغانستان میں تیل کے وسائل کو ترقی دینے کے لئے ایک پروگرام پہ عمل کیا جا رہا ہے۔ افغانستانی ماہرین کا خیال ہے کہ افغانستان میں کافی مقدار میں تیل کے ذخائر موجود ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ افغانستان کی تمام اقتصادی و صنعتی ترقی میں امداد دینے کے لئے اقوام متحدہ کے مزید ماہرین افغانستان بھیجے جا رہے ہیں۔ (ڈی۔ س۔ ا۔ س)

پاکستان سے حجاز تک ۴۷۶۵ میل سڑک

قاہرہ یکم جون۔ معلوم ہوا ہے کہ حجاز میں ۱۴ دنوں تک ایک پاکستانی مشن کے سروے کے بعد اب ۴۷۶۵ میل لمبی سڑک کی تجویز کی گئی ہے جس سے پاکستانی حاجیوں کو مکہ اور مدینہ جانے میں زیادہ سہولت ہو۔ مجوزہ سڑک راولپنڈی سے شروع ہو کر طہران، بغداد، بصرہ، کویت اور ریاض سے ہوتی ہوئی مکہ اور مدینہ جائے گی۔

کہا جاتا ہے کہ یہ انوکھی مذہبی شاہراہ اگر مکمل ہو گئی تو عجائبات عالم میں شمار ہو گی۔ اور اسلام کی بین الاقوامی ہمہ گیری کا ایک مزید ثبوت پیش کرے گی۔ (اسٹار)

عالمی کمی پوری کرنے کیلئے امریکی غلہ

نیو یارک یکم جون۔ نیشنل ریشنگ اتھارٹی کے یہاں ایک اعلان کے مطابق دنیا کے دوسرے ملکوں میں قحط اور غلہ باہر بھیجا جا رہا ہے۔

اسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس محکمہ کے قیام کے بعد سے امریکی بندرگاہوں سے ۳۲۱۸۴۲ ٹن غلہ ۴۴ جہازوں پہ روانہ کیا جا چکا ہے۔ ۵ مئی تک ختم ہونے والے سات ہفتوں میں ۲۷ جہاز ۲۵۶۶۳۶ ٹن غلہ لے کر روانہ ہوئے۔ ان میں سے ۱۳ جہاز ۱۲۱۴۱۱ ٹن غلہ لے کر ہندوستان بھیجے گئے۔ (اسٹار)

شام کی سرحد پر یہودی طیارہ نے گولیاں برسائیں

دمشق یکم مئی۔ دمشق کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ شام اور اسرائیل کی سرحد پہ ایک اسرائیلی لڑاکا طیارے نے بھر گولیاں برسائیں۔ جن سے ایک شامی ہوا باز ہلاک ہو گیا۔

دریں اثنا آج ایک اسرائیلی اعلانیہ میں بتایا گیا ہے کہ اسرائیل اور مصر کے مشترکہ اتحادی فوجی کمیشن کے صدر نے کل رات مصر کی ایک تحریک کے خلاف ووٹ دیا جس کی وجہ سے اسرائیل کی نئی بندرگاہ ایلیتھ کو خطرہ لاحق ہونے کا اندیشہ تھا۔ کل کمیشن کا اجلاس سات گھنٹے تک جاری رہا۔ مصری وفد نے مطالبہ کیا تھا کہ اس خط کو منسوخ کیا جائے جو مشرقی اور مغربی محاذوں کو تقسیم کرتا ہے۔

چیئرمین میجر جنرل گرے نے کہا ہے کہ وہ مصری یادداشت کو مسترد کرنے کے بارے میں اسرائیلی وفد سے متفق ہیں۔ اسرائیلی اعلانیہ میں بتایا گیا ہے کہ خط کو منسوخ کرنے سے ایلیتھ کی بندرگاہ میں اسرائیل کی پوزیشن بے حد مخدوش ہو جائے گی۔ چیئرمین نے کہا ہے کہ جب تک اسرائیل اور مصر کے مابین کوئی معاہدہ صلح نہ ہو جائے فوجی معاہدہ کی رو سے اس خط کی موجودگی ضروری ہے۔

میجر گرے نے مصر کی دو تجاویز کے حق میں مصر کے ساتھ ووٹ دیا۔ جن میں سے ایک میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ ان دو ہزار عربوں کو واپس بلا لیا جائے۔ جنہیں جبری طور پہ ملک بدر کیا گیا ہے۔

تودہ پارٹی کے سات لیڈر ضمانت پہ رہا

طہران یکم مئی۔ آج خلاف قانون تودہ پارٹی کے سات لیڈروں کو ضمانت پہ رہا کر دیا گیا۔ فروری ۱۹۴۹ء میں شاہ ایران پہ قاتلانہ حملہ کے بعد وہ بیس دوسرے لوگوں کے ہمراہ گرفتار کئے گئے تھے۔ ان پہ اشتراکی رجحانات اور فرمانروائے ایران کے خلاف تخریبی سرگرمیاں جاری رکھنے کے الزامات تھے۔ ایک فوجی عدالت نے انہیں طویل قید کی سزائیں دی تھیں اور تودہ پارٹی کو خلاف قانون قرار دے دیا گیا تھا۔ جب گذشتہ سال مارشل لاء ہٹا دیا گیا تھا تو ان لیڈروں نے درخواست کی کہ سول عدالتوں میں ان کے مقدمات پہ نظر ثانی کی جائے۔ اب سول عدالتوں نے یہ فیصلہ دیا کہ چونکہ جرائم کا ارتکاب مارشل لاء کے اعلان سے پہلے ہوا تھا۔ لہٰذا فوجی عدالتیں مقدمہ کی سماعت کا اختیار نہیں رکھتی تھیں۔ چنانچہ اب لیڈروں کو ضمانت پہ رہا کر دیا گیا ہے۔ اور سول عدالتیں ان کے خلاف مقدمہ کی سماعت کریں گی۔

روس چین میں جارحانہ کاروائی کا مرتکب ہوا ہے

کنٹرٹاؤن یکم جون۔ قوم پرست چین کے سفیر ڈاکٹر وی کے ولنگٹن کو نے سوویٹ روس پہ الزام لگایا ہے کہ اس نے چین میں کھلے طور پہ کارروائی کا ارتکاب کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ روسیوں کی جارحانہ کارروائیوں کا آغاز اس وقت سے اب تک روسیوں نے چین کے مزید علاقوں پہ قبضہ و تصرف میں رکھنے کی کوشش کی۔ آپ نے کہا کہ اس وقت سے اب تک روسیوں نے چین کے مزید علاقوں پہ قبضہ کر لیا ہے جس کی سب سے نمایاں مثال بیرونی منگولیا ہے۔ پنسلوانیا اسٹیٹ کالج کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے چینی سفیر نے کہا کہ اشتراکی چین نے جو زرعی اصلاحات نافذ کی ہیں۔ ان کی حقیقت ایک فریب سے زیادہ نہیں ہے جس کی وجہ سے متمول کاشتکار غریب اور غریب کاشتکار غریب تر ہوتے جا رہے ہیں۔ (ڈی۔ س۔ ا۔ س)

لجنہ اماء اللہ لاہور کا ضروری اجلاس

لاہور یکم جون۔ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کی اطلاع کے مطابق لجنہ اماء اللہ لاہور کا ایک ضروری اجلاس مسجد احمدیہ میں بروز اتوار بوقت چار بجے منعقد ہو گا۔ تمام بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ ضرور اجلاس میں شرکت فرمائیں۔